جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر:- راجہ محمد یوسف خان

جلد نمبر 7 ماہ صلح،تبلیغ 1380ھش مطابق جنوری،فروری 2001ء شمارہ نمبر 1-2

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پر اے دل تو جان فدا کر

محترم مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم سابق مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی انتقال فرما گئے

مرحوم ایک عالم باعمل تھے ، جرمنی اور دیگر ممالک میں طویل عرصہ تک خدمت دین کی توفیق پائی

جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ عالم اور سابق مبلّغ افریقہ وامریکہ ویورپ وفلسطین محترم مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم 7 جنوری 2001ءکو لاہور میں دل کا دورہ پڑنے سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت جرمنی نے یہ خبر غیر معمولی دُکھ اور افسوس کے ساتھ سنی کہ مولانا مرحوم کی خدمات کا آخری طویل دور جماعت جرمنی میں ہی گزرا جو اس کے لئے ایک یادگار دَور ہے۔

محترم مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم یکم اکتوبر 1922ءکو بمقام امرتسر میاں سراج الدین صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کو مولوی فاضل اور عربی میں بی۔اے آنرز کا امتحان پاس کرنے کے بعد اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنے کی سعادت ملی۔ 14 دسمبر 1946ءکو باقاعدہ طور پر خدمتِ دین کے عملی میدان میں قدم رکھا اس طرح آپ کی خدمات کا یہ سلسلہ نصف صدی سے زائد عرصہ تک پھیلا ہوُا ہے۔ اس عرصہ میں آپ کو غانا اور نائیجیریا کے علاوہ امریکہ میں بھی بطور امیر و مبلغ انچارج خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کو حدیقۃ المبشرین (ربوہ) کے پہلے سیکرٹری ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے اور مجلس نصرت جہاں کے سیکرٹری کے طور پر بھی خدمات کی توفیق ملی۔

اس عرصۂ خدمت کے دوران آپ کو جامعہ احمدیہ ربوہ جیسے انتہائی اہم مرکزی ادارہ کے پرنسپل کا اعزاز بھی حاصل ہوُا۔ جرمنی میں مبلّغ انچارج کے طور پر لمبا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا اور اللہ کے فضل سے جرمنی میں قیام کے دوران آپ کو ملک بھر کی مختلف جماعتوں کا دورہ کر کے افراد جماعت کی تعلیمی وتربیتی سرگرمیوں میں راہنمائی کا موقع ملا اور احباب نے بھی آپ کی قابلیت و راہنمائی سے خوب استفادہ کیا۔ جرمنی میں قیام کے دوران ہی آپ نے ایک معرکۃ الاراء کتاب ''ابطال باطل'' تالیف کی جس میں ایک شدید معاند احمدیت کے اعتراضات کے داندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں۔

آپ جہاں بھی گئے جس ملک میں بھی رہے وہاں کے حالات کے مطابق مخالفینِ احمدیت کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات سے قلمی جہاد میں بھی حصہ لیتے رہے چنانچہ آپ کی خدمات کے نتیجہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی آپ کو دادو تحسین سے نوازا جو آپ کے لئے یقینا ایک قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ستمبر 1998ءمیں دوسری مرتبہ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ اپنے بچوں کے پاس امریکہ میں مقیم تھے کہ اگست 1999ءمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو امیر و مبلغ انچارج فلسطین مقرر فرما دیا۔ وفات سے پہلے آپ فلسطین سے واپس تشریف لیجا کر امریکہ قیام پذیر ہو چکے تھے۔ آپ ایک عرصہ سے ہر سال دنیا بھر میں ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، جرمنی اور قادیان میں شرکت کرتے چلے آرہے تھے۔ امسال بھی آپ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے بعد ربوہ واپس تشریف لائے اور غیر معمولی طور پر رمضان المبارک ربوہ میں ہی گزرا، اس دوران اعتکاف بھی کیا پھر چند ہی روز بعد اپنے ایک عزیز کی تقریب شادی میں شریک تھے کہ دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

محترم مولانا مرحوم کی وفات حسرت آیات پر سب افراد جماعت جرمنی مولانا مرحوم کی اہلیہ ثانیہ محترمہ ناصرہ قریشی صاحبہ اور جملہ لواحقین سے اپنے گہرے دلی جذباتِ تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے اس محسن بزرگ پر انوار ورحمت کی بارشیں برسائے اور آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور آپ کی نیکیوں اور خوبیوں اور دعاؤں کا ہم سب کو وارث بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

لوکل امارت فلڈا نوئے ہوف میں واقفین نو کا دوسرا اجتماع

کثیر تعداد میں واقفین نو، والدین اور دیگر مہمانوں کی شرکت

ربّ جلیل کے خاص فضل کے ساتھ مؤرخہ 6 جنوری 2001ءکو لوکل امارت فلڈا /نوئے ہوف کے زیر اہتمام واقفین نو کے لئے دوسرے اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت مربی سلسلہ مکرم محمد احمد راشد صاحب نے کی۔ صبح 10:15 بجے تلاوت قرآن کریم مع تراجم سے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد پانچ بچیوں نے ''ترانہ وقف نو'' نہایت خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدازاں مربی سلسلہ عالیہ نے والدین کو ان کی ذمہ داریاں یاد کراتے ہوئے فرمایا کہ ان واقفین نو کی اہمیت منفرد ہے۔ جنہیں ہم نے خدا کے لئے چُن لیا ہے۔ ان کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کی بے نظیر قربانی کو ہمیں ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے۔ اُنہوں نے بھی اپنے بیٹے کو خدا کی راہ میں قربانی کے لئے پیش کیا تھا۔

آپ نے ماں باپ کو یاد دہانی کرائی کہ وہ وقت آپ لوگ بھی نہ بھولیں جب ان بچوں کو وقف کرنے کا مقصد سامنے آئے گا۔ اس کے لئے آج ہی سے ان کی تربیت پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے والدین کے ساتھ ساتھ واقفین / واقفات کو بھی تحریک وقف نو کی مختصر تاریخ اور اس کے قیام کا مقصد بیان کیا۔ نیز واقفین نو کو نصیحتیں کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے اندر سچ بولنے کی عادت ڈالیں، جھوٹ سے بچیں، اسی طرح اچھی عادت اپنائیں اور ان پر قائم رہنے کی کوشش کریں۔ غلط چیزیں کھانے کی عادت مت ڈالیں کیونکہ آپ لوگوں نے درویش بننا ہے۔ اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی دعا مکرم مربی سلسلہ نے کروائی۔

بعدازاں ''مقابلہ نصاب وقف نو'' کا آغاز ہوا۔ واقفین اور واقفات کے لئے علیحدہ علیحدہ 6 معیار مقرر کئے گئے جو بحساب عمر تھے۔ واقفین نو کے لئے لوکل سیکرٹری صاحب وقف نو کی زیر نگرانی 5 ممتحنین کے ذریعہ نصاب کا امتحان ہوا۔ اسی طرح واقفات نو کے لئے لوکل صدر صاحبہ لجنہ اور 9 معاونات لجنہ کی نگرانی علیحدہ امتحان لیا گیا۔ امتحان کے بعد وقفہ برائے طعام ونماز ظہر، عصر کا کیا گیا۔ اجتماع کے دوسرے سیشن میں واقفین اور واقفات کے لئے علیحدہ علیحدہ ایک کوئز پروگرام بھی رکھا گیا جو انتہائی دلچسپ رہا۔

باقی صفحہ 4 پر

جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اور کسی شئے میں نہیں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:- جیسا اثر دعا میں ہے ویسا ور کسی شئے میں نہیں ہے مگر دعا کے واسطے پورا جوش معمولی باتوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ معمولی باتوں میں تو بعض دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے۔ ہاں مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل میں پیدا ہوتا ہے تب کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوتا ہے۔ کہتے ہیں دہلی میں ایک بزرگ تھا۔ بادشاہِ وقت اس پر سخت ناراض ہو گیا۔ اس وقت بادشاہ کہیں باہر جاتا تھا۔ حکم دیا کہ واپس آکر میں تم کو ضرور پھانسی دوں گا اور اپنے اس حکم پر قسم کھائی۔ جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا تو اس بزرگ کے دوستوں اور مریدوں نے غمگین ہو کر عرض کی کہ بادشاہ کی واپسی کا وقت اب قریب آگیا ہے تو انہوں نے پھر عرض کی مگر اس نے جواب دیا

''ہنوز دلّی دُور است''

یہاں تک کہ بادشاہ عین شہر کے پاس آگیا اور شہر میں داخل ہونے لگا۔ تب لوگوں نے اس بزرگ کی خدمت میں عرض کی کہ اب تو بادشاہ شہر میں داخل ہونے لگا ہے یا داخل ہو گیا ہے مگر پھر بھی اس بزرگ نے یہی جواب دیا کہ

''ہنوز دلّی دُور است''

اسی اثنا میں خبر آئی کہ جب بادشاہ دروازۂ شہر کے نیچے پہنچا تو اُوپر سے دروازہ گرا اور بادشاہ ہلاک ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بزرگ کو کچھ منجانب اللہ معلوم ہو چکا تھا۔

ایسا ہی شیخ نظام الدین کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے تھے۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رویا اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا اور پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔ شیخ نے کہا تم غم مت کھاؤ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی۔ میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے۔ میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا ہے چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اسی بیماری میں مر گیا۔

یہ تصرفات الٰہی ہیں جو انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ جب وقت آجاتا ہے تو کوئی نہ کوئی تقریب پیدا ہو جاتی ہے۔ سب دل خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے اذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہیں نکل سکتی خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہوں۔ نا اُمید ہونے والا بُت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 38-36)

ہائیڈل برگ میں واقفین نو کا ایک روزہ اجتماع

مختلف علمی و عملی مقابلہ جات کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک روزہ اجتماع وقف نو مورخہ 18 نومبر 2000ء بروز ہفتہ بمقام ہائیڈل برگ میں منعقد ہوا۔

اس اجتماع کا افتتاحی اجلاس مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ریجنل امیر ریجن بادن کی صدارت میں تقریباً 10:40 بجے تلاوت قرآن کریم، جرمن اور اردو ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔ عہد اطفال مکرم شکیل احمد بٹ صاحب نے دہرایا اور ناصرات کا عہد مکرمہ ریحانہ رضا صاحبہ صدر لجنہ ریجن بادن نے دہرایا۔ نظم اور ترانہ طفل کے بعد ریجنل امیر صاحب نے تحریک وقف نو اور والدین کی ذمہ داریوں پر خطاب کیا۔ اس اجلاس میں 38 واقفین نو اور 17 واقفات نو نے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں تقریباً 30 افراد والدین اور انتظامیہ کے تھے۔ افتتاحی خطاب کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ تقریباً تمام واقفین نو نے تلاوت نظم، اذان، جرمن تقریر اور اردو تقریر میں حصہ لیا۔ واقفات نو کے علیحدہ مقابلہ جات زیر صدارت ریجنل صدر لجنہ ریجن بادن ہوئے۔ مقررہ وقت پر نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔ دوسرے اجلاس کے شروع ہونے سے پہلے پرچہ دینی معلومات مکرم و محترم ڈاکٹر جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ نے حل کروایا۔ کھیلوں میں سے میوزیکل چیئر کی کھیل کروائی گئی۔ سہ پہر 3 بجے کے قریب اختتامی اجلاس مکرم و محترم ڈاکٹر جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد ڈاکر صاحب موصوف نے وقف زندگی کے متعلق بتاتے ہوئے زور دیا کہ ان بچوں اور بچیوں کی تربیت جس طرح حضور چاہتے ہیں اسی طرح کریں۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔

اس اجتماع میں دو ننھے مجاہدین عزیزم نور اسلام اور عزیزم عمیر احمد شامل ہوئے۔ اسی طرح دو ننھی مجاہدہ عزیزہ عاضیہ ظفر اللہ اور عزیزہ نعمانہ شاہد بھی شامل ہوئیں۔ شام 5:10 پر دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

یادِ رفتگان — محمد صدیق صاحب شاکر مرحوم آف لاہور

ہمارے والد محترم محمد صدیق شاکر آف لاہور مؤرخہ یکم جولائی 2000ء اڑسٹھ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تادم آخر گذشتہ 35 سال سے بحیثیت صدر حلقہ بھاٹی گیٹ اور بطور سیکرٹری وقف جدید ضلع لاہور خدمت دین کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ مرحوم والد صاحب جماعت احمدیہ اور خلافتِ احمدیہ کے لئے جانثاری کا جذبہ رکھتے تھے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق کا شرف بھی حاصل تھا۔

سرشاریٔ خدمت دین کا یہ عالم تھا کہ ہمہ وقت سائیکل پر رسید بکس کا مخصوص تھیلا لٹکائے رکھتے۔ نمازوں کا التزام اور خدمت دین کو اپنی ذاتی معاملات و مسائل پر اہمیت دیتے۔ سیرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نیز صحابہ حضرت مسیح موعود کے واقعات ہمیں بڑے شوق سے سناتے۔ خدا کے فضل سے حافظہ بہت تیز تھا۔ اقتباس از کتب حضرت مسیح موعودؑ بیان کرنے سے قبل کتاب کا نام، صفحہ نمبر نیز حاشیہ تک کا حوالہ پیش کرتے۔ مرحوم والد محترم نے تمام عمر لذّات دنیا کی طمع نہ کی۔ تنگدستی میں بھی وقار سے زندگی بسر کی اور ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ہم چھ بہنوں اور ایک بھائی کی دینی و دنیاوی تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ تمام بیٹیوں کی شادیاں باعزت اور پُروقار طریق سے اپنی زندگی میں ہی کر دیں۔

آپ بفضل تعالیٰ موصی تھے۔ مقامی جماعت بھاٹی گیٹ لاہور میں مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی پھر امیر صاحب ضلع لاہور کے خصوصی ارشاد پر مسجد دارلذکر لاہور میں جنازہ لے جایا گیا۔ جہاں جماعت لاہور کی کثیر تعداد نے امیر صاحب کی معیت میں نماز جنازہ پڑھی۔ بعدازاں جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں 2 جولائی کی صبح نماز جنازہ پڑھی گئی اور تدفین کی گئی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے والد محترم کو غریق رحمت فرمائے نیز ہم سب لواحقین و اقرباء و عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(امۃ الودود طاہرہ، جماعت Weibelingen)

بقیہ:- میاں محمد عبداللہ مرحوم

اپنے کاموں میں لگ گئے۔ پھر جب امتحان کے بعد نتیجہ آیا تو یہ سن کر بڑی حیرانگی ہوئی کہ میاں جی نے جیسے کہا تھا 9 میں سے 5 لڑکے اسکالرشپ کے حقدار قرار دیئے گئے اور 4 کو اسکالرشپ نہ مل سکی۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ میاں جی مرحوم کا اللہ تعالیٰ سے کتنا تعلق تھا اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اسی دن امتحان کے نتیجہ سے آگاہ کر دیا تھا۔ جس دن ان سے دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ یہ ہے احمدی بزرگوں کی شان اور تعلق باللہ کا ثبوت، جس سے غیر محروم ہیں۔

میاں محمد عبداللہ مرحوم، مکرم مولانا ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ کے بزرگوں میں سے تھے۔

(غلام مصطفی بلوچ، جماعت گیلن ہاؤزن)

ہم آپس میں کس طرح ہم آہنگ ہو سکتے ہیں؟

کیتھولک چرچ کے زیر انتظام ایک جلسہ میں مختلف مذاہب کا اظہار مؤقف

مؤرخہ 19 نومبر بروز اتوار بوقت پانچ بجے شام Klein-Zimmern کے سپورٹس ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں کیتھولک، ایوانگلش، ترک Diakant، بہائی اور جماعت احمدیہ کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اس جلسہ کے دو حصے تھے۔ پہلے حصہ میں ہر نمائندہ نے اپنی اپنی عبادت کے متعلق کچھ بیان کرنا تھا اور دوسرے حصہ میں درج بالا موضوع پر مختصر تقریر کرنا تھی۔ بعد تقاریر اسی موضوع پر سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ ہر ایک نمائندہ کو تقریباً 10 منٹ کا وقت تقریر کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔

پروگرام میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کی باری تھی۔ محترم مولانا لئیق احمد صاحب منیر نے اسلامی عبادات پر قرآن کریم کی روشنی میں مختصراً تقریر فرمائی۔ بعد از تقاریر دو ناصرات نے جرمن نظم بعنوان Wenn du lebst بڑی خوش الحانی سے پڑھی۔ اس نظم کے بعد دو اور ناصرات نے مکرم ہدایت اللہ ہبش کی نظم Islam t FriedenHei خوش الحانی سے پڑھی۔ مولانا لئیق احمد صاحب منیر کی تقریر اور ناصرات کے ان نغموں کو حاضرین نے ایک محویت اور وجد کی کیفیت میں سنا اور بعدازاں تالیوں سے خوب داد دی۔

اس کے بعد دوسرے مذاہب نے بھی اپنا اپنا پروگرام پیش کیا جو زیادہ تر گانے بجانے پر مشتمل تھا۔

جلسہ شروع ہونے سے تقریباً آدھا گھنٹہ قبل تبلیغی سٹال اور ٹی سٹال بھی تیار کر لئے گئے تھے۔ تبلیغی سٹال بہت خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔ کلمہ طیبہ مع جرمن ترجمہ اور حضرت مسیح موعودؑ کی بڑے سائز کی تصویر ہال کے اندر دیوار پر آویزاں کی گئی تھی۔ دوسری طرف ٹی سٹال جس میں گرما گرم پکوڑے اور برفی کے ساتھ گرم چائے اور کافی وغیرہ کا انتظام بھی تھا اور یہ تمام اشیاء حاضرین کی خدمت میں مفت پیش کی جا رہی تھیں۔

دونوں سٹالز حاضرین کی کشش اور توجہ کا مرکز بنے رہے۔ پروگرام شروع ہونے سے پہلے بھی لوگ دونوں سٹالوں پر تشریف لائے۔ تقریباً 150 افراد تبلیغی سٹال پر تشریف لائے اور ان میں سے بعض نے بڑی گہری دلچسپی سے کئی سوالات کئے جن کے مناسب جوابات سیکرٹری تبلیغ مکرم احمد روڈولف صاحب اور آپ کے ساتھ ڈیوٹی دینے والے نوجوانوں نے دیئے۔ بیسیوں دلچسپی لینے والے جرمن احباب و خواتین سے اُن کے پتہ جات معہ فون نمبرز بغرض رابطہ حاصل کئے گئے۔ بعض نے ہم سے ہمارے پتہ جات بھی لئے۔ تبلیغی سٹال پر یونیورسٹی کے ایک بہت بڑے پروفیسر صاحب تشریف لائے اور کافی دیر تک اسلام اور احمدیت کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہے۔ ان پروفیسر صاحب نے بتایا کہ اُنہوں نے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم سے ملاقات کی ہوئی ہے۔ اُنہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی بہت تعریف کی۔

الحمدللہ کہ ہمارا یہ پروگرام ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر کامیاب رہا۔ اس پروگرام میں ہماری جماعت سے صدر صاحبہ لجنہ، سیکرٹری صاحبہ تبلیغ اور پانچ دیگر ممبرات لجنہ اور چار ناصرات نے بھی شرکت کی۔ جنہوں نے جلسہ کے بعد جرمن خواتین سے ملاقات کی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا۔ پانچ خواتین کے پتہ جات بغرض رابطہ حاصل کئے۔ جن بچیوں نے نظمیں پڑھی تھیں جرمن بعد میں ان بچیوں سے خود آ کر ملتے اور خوش ہوتے اور نظم کی بہت داد دیتے اور ان ننھی بچیوں نے بھی ان جرمنوں کو خوب تبلیغ کی۔ جلسہ کے اختتام پر خاکسار نے دو پادریوں سے اور جلسہ کی تمام انتظامیہ سے ملاقات کی اور ان کے پتہ جات بغرض رابطہ حاصل کئے اور اس قسم کے جلسے بار بار بھرپور طریقے سے منعقد کرنے کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی اور اس سلسلہ میں ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ آخر پر تقریباً دس خدام نے انتظامیہ سے مل کر ہال کی صفائی کی، کرسیاں اور میز وغیرہ اپنی اپنی جگہ پر رکھے۔ جس کا انتظامیہ پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اس جلسہ کی کامیابی کے لئے خاکسار نے حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس ارسال کی تھی جس کا جواب جلسہ سے تین روز قبل موصول ہوا کہ حضور اقدس نے فیکس ملاحظہ فرمائی اور دعا کی۔ الحمدللہ حضور کی دعاؤں اور خدا کے فضل و کرم سے یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔

(از رپورٹ:- داؤد انور، صدر جماعت گروس اُمسٹڈ)

ولادت

مکرم راجہ محمد یوسف خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ و ایڈیٹر ''اخبار احمدیہ'' جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے بارہ سال بعد مؤرخہ 14 دسمبر 2000ء دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلے سے تجویز کردہ نام راجہ ثمر یوسف خان رکھا گیا ہے۔ نومولود صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب ربوہ کا پوتا، مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم آف گوالمنڈی لاہور کا نواسہ اور مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا بھتیجا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو مقبول خدمت دین اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

مولانا عطاء اللہ کلیم ؒ

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

میں نے برادرم عبدالرزاق پی ٹی جامعہ احمدیہ کی وفات پر تعزیت کرنے کے لئے عزیز عبدالماجد طاہر کو لندن فون کیا وہ تو موجود نہیں تھے عزیزی عبدالمنان صاحب موجود تھے۔ ان سے عبدالرزاق صاحب کا ذکر خیر ہوتا رہا اس دوران اُنہوں نے بتایا کہ ابھی ربوہ سے اطلاع آئی ہے کہ مولانا عطا اللہ صاحب کلیم انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سے ربوہ کے ابتدائی زمانہ سے تعلق تھا اور وہ ہمیشہ ہی اپنے چھوٹے بھائیوں سے دوستی کے تعلق کی وجہ سے اپنا عزیز ہی جانتے اور اسی محبت سے پیش آتے تھے۔ ان جیسے فراخ دل اور کشادہ ظرف لوگ دنیا میں الشاذ کالمعدوم کے حکم میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ مولانا کی ساری عمر اعلائے کلمۂ اسلام میں ربوہ سے باہر گذری مگر آخری سانس لینے کے لئے ربوہ گئے ہوئے تھے۔ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

قادیان میں جب بھی مسجد اقصیٰ میں اذان ہوتی اور موسم صاف ہوتا تو ہمارے سکول یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول تک اذان کی آواز آتی اس زمانہ میں لاؤڈ سپیکر وغیرہ تو ہوتے نہیں تھے اگر ہوتے بھی تھے تو اذان کے لئے استعمال ہونا ہمیں یاد نہیں پڑتا مگر اذان کی آواز صاف سنائی دیتی۔ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد اقصیٰ گئے تو ابا جی نے میاں سراج الدین صاحب سے ملوایا کہ لو ان سے ملو ان کی اذان کی آواز تو تم نے سن رکھی ہے اب ان سے دعا کے لئے بھی کہو اور یہ تھے مولانا کلیم کے والد بزرگوار۔ ملاقات پر میاں صاحب کی آواز معمول سے کچھ باریک اور ہلکی معلوم ہوئی مگر ان کی آواز میں طنطنہ تھا۔ اذان اس خلوص سے دیتے تھے کہ دور دور تک ان کی آواز اپنے خلوص کے زور سے پہنچ جاتی تھی۔ ربوہ میں تو ان کی اولاد سے دوستی کا تعلق پیدا ہوا۔ تاہم ان میں سے بھائی عطاء اللہ کلیم کو ہم نے ہمیشہ بھائی عطاء اللہ کلیم کہا اور لکھا۔ باقی بھائیوں سے بے تکلفی اور انگریزی محاورے کے مطابق پہلے نام پکارنے کا تعلق رہا۔ مولانا بھی ہمیں اپنے بھائیوں کی طرح چاہتے اور ہمارے ساتھ اپنے بھائیوں جیسا سلوک روا رکھتے رہے۔ ان کی اس محبت کی وجہ سے ہم ان کیساتھ حسب عادت

بے تکلف بھی بہت تھے۔ کچھ برس پہلے کینیڈا کے جلسہ سالانہ پر مولانا سے ایک لمبے عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی۔ بڑی محبت اور تپاک سے ملے اور بے تکلفی کے ایک دو جملے بھی ارشاد فرمائے جن کا ہم نے بھی اپنی بے تکلفی میں اسی طرح جواب دیا تو بعض اجنبی لوگ بہت حیران ہوئے کہ ہماری مولانا سے اتنی بے تکلفی ہے؟ جی ہاں تھی اور اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں تھا ان کی بزرگانہ شفقت کا زیادہ عمل دخل تھا۔ حیف کہ وہ محبت کرنے والا بھائی دنیا سے اُٹھ گیا۔

مولانا عطاء اللہ کلیم کی آواز بھی اپنے ابا کی طرح باریک مگر طنطنہ والی تھی۔ اس زمانہ میں جب ربوہ میں لاؤڈ سپیکر نہیں ہوتے تھے۔ ان کی تقریریں ہم نے سنی ہیں سامعین کو کبھی اس بات کی شکایت نہیں ہوئی کہ آواز نہیں پہنچتی۔ فیکٹری ایریے کے بالکل آخری حصہ میں ایک کمرہ کا چھوٹا سا مکان میاں سراج دین صاحب کا تھا اس میں سب کی سمائی رہتی تھی۔ بھائی عطاء اللہ کلیم اپنے ابا کے ساتھ بھی شاید رہے ہوں مگر ہمیں ان کا تحریک کے کوارٹروں میں رہنا یاد ہے۔ ان کی بیگم بھابی نسیمہ بھی بہت پیار کرنے والی بہن تھیں۔ ہم کچھ برس پہلے فرینکفرٹ گئے تو فرض کر کے مولانا سے بھابی نسیمہ کی تعزیت کرنے کے لئے ملے۔ ابھی ہم ان کا ذکر خیر کر رہے تھے کہ امریکہ سے ان کے بیٹوں کا فون آ گیا۔

ابھی پچھلے دنوں ہم نے مولانا نور احمد منیر کے ذکر خیر میں جو مضمون لکھا اس میں بھی بھائی عطاء اللہ کلیم کے عربی بولنے کی عادت کا ذکر تھا۔ مولانا اپنی بے تکلف گفتگو میں قرآنی محاورات بے تکلف استعمال کیا کرتے تھے۔ اس سے ان کی ہمہ داری اور قرآن سے محبت کا اظہار ہوتا تھا۔ ہم انہیں ملنے کے لئے جرمنی کے نئے مشن ہاؤس کی عمارت میں گئے۔ مولانا سیڑھیوں کے اوپر کھڑے تھے اندر جانے سے پہلے جوتے اتارنے کا حکم تھا۔ مولانا نے تاکیداً کڑک کر بے تکلفی سے ارشاد فرمایا ''فاخلع نعلیک'' یعنی اپنے جوتے اتار دو۔ ہم نے اسی بے تکلفی سے کہا مولانا ہم جوتے تو اتار دیتے ہیں مگر آپ ہمیں ''نالائق'' کیوں کہہ رہے ہیں۔ مولانا ہنس دیئے جو صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ بھی ذرا سی دیر کو ہماری بے تکلفی پر ٹھٹکے مگر پھر وہ بھی ہنسنے لگے مگر جو صاحب ہمیں اپنی موٹر میں لے کر گئے تھے وہ بچارے سر بگریباں ہی رہے کہ ''یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟''۔

مولانا کی ساری زندگی اعلائے کلمۂ اسلام میں گذری۔ افریقہ، امریکہ، پھر جرمنی اب سنا تھا فلسطین جا رہے ہیں مگر وہ تو بہت دور چلے گئے۔ مولانا نے انگریزی کسی مدرسہ سے نہیں پڑھی تھی۔ مدرسۂ حیات سے سیکھی تھی اور اس میں اسی روانی سے فر فر تقریر کرتے تھے کہ سننے والے حیران ہوتے تھے کہ یہ تو جامعہ کے فارغ التحصیل ہیں اُنہیں اتنی انگریزی کہاں سے آ گئی؟ مگر اصل چیز تو اعتماد ہوتا ہے کہ انسان یہ جانتا ہو کہ جو پیغام وہ پہنچا رہا

باقی صفحہ 4 پر

شہدائے احمدیت کے لئے!

تمہید کی اتنی بھی ضرورت تو نہیں تھی — کچھ اور ہی شے تھی وہ محبت تو نہیں تھی
کہتے ہو کہ یہ کوئی شہادت تو نہیں تھی — اور قرب قیامت کی علامت تو نہیں تھی
اتنا تو کیا قتل کا فتویٰ دیا تم نے — حتی کہ تمہیں اس کی بھی فرصت تو نہیں تھی
تم کو تو ندامت کا پسینہ بھی نہ آیا — کیا جانیئے کیا تھی یہ ندامت تو نہیں تھی
مقتول نے لکھی تھی وہ تقدیر لہو سے — لکھنے کی جسے اس کو بھی قدرت تو نہیں تھی
ہاں ہاں تمہیں اس روز بڑی داد ملی تھی — وہ داد مگر داد شجاعت تو نہیں تھی
اب قتل کے بعد آئے ہو مقتول سے ملنے — اس طرفہ تکلف کی ضرورت تو نہیں تھی
ہم نوک سناں پر بھی رہے زندہ سلامت — کچھ اس کے سوا جینے کی صورت تو نہیں تھی
سولی پر بصد ناز ترا نام لیا تھا — بخدا کہ ہمیں فخر کی عادت تو نہیں تھی
ہم لوگ سردار بھی جی بھر کے ہنسے تھے — ہر چند کہ ہنسنے کی اجازت تو نہیں تھی
کیا جانیئے کس طرح اسے دیکھ لیا تھا — اس حسن کی کچھ حد و نہایت تو نہیں تھی
رو رو کے گذارا تھا تجھے اے شب ہجراں — شکوہ تو نہیں تھا یہ شکایت تو نہیں تھی
ہم خاک بسر عہد اذیت کے امیں تھے — سوچو تو اذیت بھی اذیت تو نہیں تھی
ہم نے جو تہ دل سے تمہیں دی تھی معافی — احساں تو نہیں تھا وہ عنایت تو نہیں تھی
مضطرؔ کی عیادت کے لئے آئیں تھیں یادیں — بیمار سے ملنے کی اجازت تو نہیں تھی

(پروفیسر چوہدری محمد علی مضطرؔ)

میاں محمد عبداللہ مرحوم

انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو وقت کے ساتھ ساتھ بہت سے تجربات و واقعات میں سے گزرتا ہے۔ کچھ ایسے واقعات ہوتے ہیں جو زندگی بھر کے لئے ذہن پر نقش ہو جاتے ہیں اور ذہن میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں ایک ایسے ہی واقعہ کا ذکر مقصود ہے جس سے ہمیں بزرگانِ احمدیت کا خدا سے تعلق کا پتہ چلتا ہے:-

1964ء کا واقعہ ہے جب میں جماعت احمد کے پرائیوٹ سکول تعلیم الاسلام مڈل اسکول (بعد میں ہائی سکول) میں چوتھی جماعت کا طالب علم تھا۔ یہ اسکول محمد آباد اسٹیٹ ضلع عمرکوٹ سندھ میں واقع ہے۔ اس سال اسکول میں ایک استاد مکرم محمد اسلم صاحب نیا نیا پڑھانے کا کورس کر کے آئے تھے اور پانچویں جماعت کے استاد مقرر ہوئے۔ اسکول کی تاریخ میں پہلی بار انہیں شوق ہوا کہ پانچویں جماعت میں سے منتخب طلباء کو اسکالرشپ کے مقابلہ امتحان میں شریک کیا جائے۔ یہ امتحان اس زمانہ میں ضلع تھرپارکر کے مرکزی شہر میرپور خاص میں منعقد ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے 9 طلباء کا انتخاب کیا اور انہیں چُھٹی کے بعد بھی پڑھانے کے لئے روک لیتے (وہ دور ابھی استادوں کی ٹیوشنوں کی دستبرد سے بچا ہوا تھا اور احمدی اساتذہ بڑے شوق اور رضاکارانہ جذبہ سے اپنے شاگردوں کو پڑھاتے تھے)

اس اسکول میں اردگرد کے دیہات کے بہت سے طلبا پڑھنے آتے تھے۔ ان دیہات میں رہنے والے اکثر لوگوں کی ڈاک محمد آباد آتی اس لئے ان دیہات سے آنے والے طلبا اپنے اپنے گاؤں کی ڈاک ساتھ لے جایا کرتے تھے اور اکثر لڑکے اسکول کے وقفہ میں ڈاک خانے جاتے (جو کہ محمد آباد اسٹیٹ کے اکاؤنٹنٹ مکرم غلام احمد بسرا مرحوم کا دفتر ہی ہوتا تھا) اور اپنے اپنے گاؤں کی ڈاک چھانٹ لیتے تھے۔ اسکول سے پوسٹ آفس کے راستہ میں کئی مکان پڑتے انہی میں سے ایک مکان میں ایک بزرگ میاں محمد عبداللہ مرحوم رہا کرتے تھے۔ ہم یعنی تمام چھوٹے بڑے انہیں میاں جی کہہ کے پکارتے تھے۔ بڑے ہی نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور محنتی تھے۔ محمد آباد کی مسجد کے موذّن بھی تھے۔ راستہ میں کہیں بھی چلتے تو ہم انہیں میاں جی السلام علیکم ضرور کہتے۔ انہی دنوں کی بات ہے جب ہم سے اگلی جماعت یعنی پانچویں کے طلبا کا اسکالرشپ کے لئے امتحان ہونے والا تھا اور لڑکے تیاری میں مصروف تھے۔ ایک دن میں اور امتحان میں شرکت کرنے والا ایک لڑکا (افسوس کہ اس وقت نام یاد نہیں ہے) ڈاکخانے جا رہے تھے تو راستہ میں میاں جی سے ملاقات ہوگئی ہم نے انہین سلام کیا۔ میرے ساتھی نے اپنے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی تو میاں جی نے پوچھا کتنے لڑکے امتحان میں شرکت کر رہے ہو؟ میرے ساتھ نے جواب دیا کہ 9 لڑکے شرکت کریں گے۔ اس کا جواب سن کر میاں جی ذرا سا خاموش ہوئے اپنے چہرہ کو اوپر آسمان کی طرف کیا۔ پھر چہرہ نیچے کر کے بولے کہ 5 پاس ہو گئے اور باقیوں کے لئے دعا کروں گا۔ اس دن ہمیں ذرا سا تعجب ہوا اور ہم

باقی صفحہ 2 پر

Vol. 6 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 5

National Shoba Ishaat, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Hanauer Landstr. 50, 60318 Frankfurt/M. Germany, Tel. 069-43059519, Fax 069-437268

میونسٹر میں ایک کامیاب تبلیغی ورکشاپ کا انعقاد

شعبہ تبلیغ مرکزیہ کی ہدایت پر 25 نومبر بروز ہفتہ میونسٹر میں زیر صدارت مکرم مولانا مبارک احمد تنویر تبلیغی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔جس میں ریجن بھر کی 16 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی جن میں سے 37 نوجوانوں نے شرکت کی۔ ورکشاپ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم غلام باری سیف صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔اس تبلیغی ورکشاپ کا موضوع ''ہستی باری تعالیٰ'' تھا۔ مکرم مولانا موصوف نے بھی اسی موضوع پر مختصر خطاب کیا جس میں آپ نے شرکاء سے کہا کہ آج آپ اس لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ آپ کو معلوم ہوا ہے کہ واقعی اس کائنات کا پیدا کرنے والا ایک زندہ خدا موجود ہے تو آج آپ اس وقت تک یہاں سے نہ جائیں جب تک کہ آپ کو اس کا ثبوت نہ مل جائے سوال غلط نہیں ہوا کرتا البتہ جواب غلط ہوسکتا ہے۔اس لئے جو بھی اور جس قسم کا بھی سوال آپ کے ذہن میں آتا ہے اس ورکشاپ کے انچارج سے ضرور بات کریں باقی یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ آپ کو مطمئن کرے اور آج اس وقت تک آپ یہاں سے نہ جائیں جب تک کہ آپ کو اس کا ثبوت نہ مل جائے کہ ایک ازندہ خدا موجود ہے۔ پھر اُنہوں نے دعا کروائی اس کے بعد خاکسار دو اڑھائی گھنٹے تک شرکاء سے گفتگو کی اور قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں اور واقعات و حالات سے یہ ثابت کیا کہ ایک زندہ خدا موجود ہے اور قرآن کریم نے آج سے پندرہ سو سال قبل جو پیشگوئیاں کی تھیں اپنے اپنے وقت پر پوری شان سے پوری ہوتی رہی ہیں اور جو ابھی پوری نہیں ہوئیں وہ بھی اپنے وقت پر انشاءاللہ پوری ہوں گی۔

دوسرے سیشن میں مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب نے شرکاء سے خطاب کیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ ہمارے نوجوانوں کا مطالعہ بہت کم ہے اور شرکاء کو اس طرف توجہ دلائی۔نوجوان بہر حال اس پروگرام پر بہت خوش تھے اور انہوں نے بڑے دلچسپ سوالات بھی کئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ایسے پروگرام منعقد کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

جماعت Leeheim میں سہ ماہی اجلاس وقف نو

جماعت Leeheim کا سہ ماہی اجلاس وقف نو 21 نومبر کو وسیم احمد صاحب کے گھر منعقد ہوا۔اس میں 11 بچے شامل ہوئے۔جگہ کی کمی کی وجہ سے والدین میں سے صرف والدہ کو ہی مدعو کیا جاتا ہے۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ پھر حدیث اور پھر اس کے بعد تمام بچوں نے باری باری عہد دہرایا۔اس کے بعد بچوں سے نصاب میں موجود سورتیں، نظمیں، احادیث اور صفاتِ باری تعالیٰ وغیرہ سنیں گئیں۔ والدین نے بھی ساتھ ساتھ ڈسکشن کی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارہ میں بچوں سے چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھے گئے۔اس کے علاوہ ایک بچے حمزہ وسیم نے پانچ سال تین ماہ کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کیا تھا۔اس کی آمین کروائی گئی تاکہ باقی بچوں کو بھی قرآن پاک پڑھنے کا زیادہ سے زیادہ شوق پیدا ہو۔اس طرح ہمارا یہ اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔ پھر دعا کروائی گئی۔ ریفریشمنٹ کا انتظام بھی تھا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام واقفین نو بچوں اور بچیوں کو اعلیٰ تعلیمات سے نوازے اور خود ان کا حامی و ناصر ہو۔

(وسیم احمد باجوہ، حلقہ Leeheim)

بقیہ:- مولانا عطاءاللہ کلیم

ہے وہ پیغام مکمل ترین پیغام ہے۔زبان کی خوبی یا خامی اس پیغام کی ماہیت پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔اس اعتماد کی وجہ سے مولانا کی انگریزی تقریروں میں بڑی جامعیت ہوتی تھی۔کینیڈا کے ایک جلسہ سالانہ پر مولانا نے تقریر فرمائی۔کینیڈا والوں کی روایت ہے کہ مقرر دو زبانوں میں تقریر کرتا ہے یعنی انگریزی میں تقریر کرے تو ساتھ ساتھ انگریزی میں اس کا ترجمہ بھی بیان کرتا ہے تاکہ دونوں قسم کے سامعین حظ اُٹھا سکیں۔مولانا نے فراٹے سے انگریزی میں تقریر فرمائی اور چپکے بیٹھ گئے۔خیال تھا کہ کوئی اور صاحب اس کا اردو ترجمہ بیان کردیں گے وہ بھی نہ ہوا۔ہم نے جلسہ کے بعد مولانا کو گھیر لیا کہ مولانا آپ نے بائی لنگوئیل تقریر کیوں نہیں کی جب غیروں کی بھیڑ چھٹ گئی اور صرف بے تکلف لوگ رہ گئے تو ہم نے کہا کہ مولانا آپ نے بڑی زبردست بائی لنگوئیل تقریر کی ہے۔فرمانے لگے تم شاعروں کا کوئی اعتبار نہیں ابھی مجھے زچ کررہے تھے کہ بائی لنگوئیل تقریر نہیں کی اب خود ہی کہہ رہے ہو زبردست بائی لنگوئیل تقریر تھی۔ہم نے کہا ''مولانا دراصل آپ نے انگریزی تقریر بھی پنجابی میں ارشاد فرمائی تھی نا اس لئے بائی لنگوئیل تو ہوگئی'' اس پر مولانا نے دل کھول کر قہقہہ لگایا۔ان کے اندر بڑا کشادہ دل آدمی موجود تھا۔مزاح کو سمجھتے تھے اور اس سے لطف اُٹھاتے تھے۔مگر بے تکلف لوگوں کے ساتھ عام مجلس میں ان کی طبیعت کا مزاح نمایاں نہیں ہوتا تھا مگر چہرے کی مسکراہٹ تو ان کے طرۂ امتیاز تھی۔ان کی تربیت و تبلیغ کا انداز بھی دوسروں سے بالکل مختلف تھا آدمی دیکھ کر اس

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

جماعت Rüdesheim کے زیر انتظام ایک تبلیغی سٹال

شعبہ اشاعت جماعت Rüdesheim کے تحت ایک خوبصورت سٹال آرگنائز کیا گیا۔اس میں مفت و قیمتاً لٹریچر رکھا گیا۔اس سٹال کو بڑے اچھے طریقے سے سجایا گیا۔جس میں آنے والے معززین نے بڑی دلچسپی لی۔ اس موقع پر معززین کو کتابیں تحفۃً پیش کی گئیں۔ معززین نے سٹال میں بڑی دلچسپی لی اور تمام پروگرام کو بہت سراہا۔اس کے علاوہ عام تبلیغی سٹال بھی لگائے گئے جن کی تعداد 2 ہے جو کہ 6 اور 13 اکتوبر کو لگائے گئے۔ یہ سٹال گائزن ہائیم میں لگائے جاتے رہے اس سے 60 کے قریب جرمن اور دوسرے افراد نے فائدہ اُٹھایا اور 70 کتابیں تقسیم کی گئیں۔دوستوں نے ان سٹالوں میں دلچسپی لی اور کافی وقت اسلام کے بارے میں گفتگو بھی ہوتی رہی۔ان دونوں سٹالوں کو صبح 9 بجے سے 12 بجے تک آرگنائز کیا گیا اور تین تین احباب نے ڈیوٹی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے۔(از رفیع احمد طاہر)

تقریب شادی

مکرم طارق محمود صاحب ابن مکرم بشارت احمد شاہد آف لاہور کی شادی محترمہ عائشہ ماریہ بنت مکرم ڈاکٹر صدیق احمد قیصر سے مؤرخہ 16 دسمبر کو ہوئی۔تقریب رخصتانہ میں مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب نے دعا کرائی جس میں کارکنان شعبہ اشاعت اور دیگر احباب جماعت نے شرکت کی۔جبکہ دعوت ولیمہ جو مؤرخہ 17 دسمبر ناصر باغ میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ اس تقریب میں مرکزی اور ذیلی تنظیموں کے متعدد اعلیٰ عہدیداران نے شرکت کی۔

عزیزم طارق محمود صاحب ایک لمبے عرصہ سے شعبہ اشاعت میں خدمت بجالا رہے ہیں اس امر کا اظہار مکرم نیشنل امیر صاحب نے بھی کیا اور ایڈیٹر اخبار احمدیہ سے گفتگو کے دوران مکرم طارق محمود صاحب کی گرانقدر جماعتی خدمات کو سراہا اور فرمایا کہ وہ سالہا سال سے موصوف کو نہایت محنت اور اخلاص سے مختلف جماعتی کام کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی فریقین کے لئے بابرکت فرمائے اور ان کو اولاد صالحہ سے نوازے۔آمین۔ (مدیر اخبار

بقیہ:- فلڈا میں واقفین نو کا اجتماع

کوئز پروگرام کے بعد اختتامی تقریب لوکل امیر فلڈا نوئے ہوف مکرم محمد ادریس صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت مع تراجم کے بعد واقفین نو کے ایک گروپ نے ''ترانہ'' پیش کیا۔ بعد ازاں لوکل امیر صاحب نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب و کامران رہا۔لوکل سیکرٹری وقف نو نے نہایت محنت سے جائزہ برائے نصاب فارمز جانچ پڑتال کے بعد تیار کئے تھے۔ نیز آپ نے والدین سے درخواست کی کہ وہ آج ہی سے اپنے بچوں / بچیوں کی تربیت پر زور دیں آپ نے ارادہ ظاہر کیا کہ واقفین نو کو دینی و دنیاوی مشاغل سے وابستہ رکھنے کے لئے ہر سہ ماہی میں ایک پروگرام ضرور ہوا کرے گا۔انشاءاللہ۔آخر میں لوکل امیر صاحب نے پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین اور واقفات میں انعامات معہ اسناد تقسیم کئے۔اس اجتماع میں شمولیت کرنے والے ہر واقف اور واقفہ کو ایک خصوصی سند معہ تصویر بھی پیش کی گئی۔آخر میں مکرم لوکل امیر صاحب فلڈا نوئے ہوف نے اختتامی دعا کروائی۔اس کے بعد نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئیں۔اس ایک روزہ تربیتی اجتماع کا اختتام 17:40 پر ہوا۔جس میں 28 واقفین، 14 واقفات کے علاوہ 14 مائیں۔ 18 والد اور 7 دیگر مہمانوں نے شرکت کی۔الحمدللہ۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہماری ادنیٰ کاوشوں کو شرف قبولیت

تقریب آمین

☆ خاکسار کے بیٹے عزیزم طلحہ وہاج سہیل کی تقریب آمین 10 نومبر 2000ء بروز جمعۃ المبارک عمل میں آئی۔

اس تقریب آمین کی صدارت امیر جماعت احمدیہ جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے کی اور عزیزم سے قرآن مجید ناظرہ سنا۔عزیزم طلحہ وہاج نے پونے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔

اسی طرح خاکسار کی بیٹی عزیزہ حمدیٰ بعمر پونے نو سال نے قرآن کریم کے اردو لفظی ترجمہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔چنانچہ اس موقع پر عزیزہ نے بھی قران کریم کا لفظی ترجمہ سنا کر سب حاضرین سے دعائیں لیں۔الحمدللہ دونوں بچے وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآنی علوم سے منور کرے اور اس نور کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

(سہیل احمد قمر، Neu Isenburg)

☆ عزیزہ فرح عندلیب بٹ (واقفہ نو) بنت محمد صدیق بٹ (آف سمن آباد، فیصل آباد حال مقیم جرمنی) نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا دور مکمل کرلیا ہے۔عزیزہ چوہدری فضل دین بٹ (مرحوم) کی پوتی اور چوہدری فضل احمد صاحب وقف کی نواسی ہے۔ انہی کی بیٹی ماہدہ بشریٰ بٹ نے بھی یسرنا القرآن ختم کرلیا ہے۔احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔